حبیب اللہ رشیدی ربوہ

ربوہ میں آٹھ قادیانیوں کا قبولِ اسلام

روزنامہ "الفضل" دو ماہ کے لئے بند ہوگیا

- مولانا اللہ یار ارشد کے توجہ دلانے پر حکام کی قانونی کارروائی۔
- مولانا نے قادیانیوں کی طرف سے ساٹھ ہزار روپے کی پیشکش ٹھکرادی

۱۳؍جون (۱۹۹۰ء) کو یہاں ربوہ میں ایک قادیانی لڑکی کے مسلمان ہو جانے کے واقعہ نے چھے اور قادیانی زن و مرد کو مشرف باسلام ہونے کا سبب مہیا کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق گلشن آرا نام کی قادیانی لڑکی، جو قادیانیوں کی معتدر شخصیت عبدالعزیز بھانبڑی کی بالکل قریبی عزیزہ (نواسی) ہے، نے خطیب مسجد احرارِ اسلام ربوہ، مولانا اللہ یار ارشد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ جس کے بعد اس کا نکاح ایک اور نومسلم نوجوان وسیم احمد عرف محمد لوٹا سے کر دیا گیا۔ وسیم احمد کے خاندان کے باقی سب افراد ابھی تک قادیانی ہی تھے۔ جب ان لوگوں نے ایک اونچے قادیانی گھرانے کی لڑکی کو حلقہ بگوشِ اسلام ہوتے دیکھا تو وسیم احمد کے والد، ہمشیر، بھائی، بھابھی، بہنوئی اور پھوپھی نے بھی کفر و ارتداد کی اس گھناؤنی زندگی کو خیرباد کہنے کا فیصلہ کرلیا۔ چنانچہ یہ لوگ بھی مبلغِ احرار مولانا اللہ یار ارشد کے ہاں مسجدِ احرار میں چلے آئے اور اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ مسلمان ہونے والے خواتین و حضرات کے نام عنایت خان، منیر احمد، شہناز، رضیہ بی بی، مختاراں اور نسیم اختر بتائے گئے ہیں۔

اس نومسلم گھرانے کے افراد نے اسلام قبول کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اسلام کو سچا مذہب اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی جانا اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو جھوٹا، فریبی اور دائرۂ اسلام سے خارج تسلیم کرلیا ہے۔ اور ہم صراطِ مستقیم سے بھٹکے ہوئے دیگر تمام قادیانیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ بھی اسلام قبول کرلیں اور کفریہ عقائد و اعمال سے تائب ہو جائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر یہ موقع نہ میسر ہو اور توبہ کے دروازے بند ہو جائیں۔

ادھر گلشن آرا کے مسلمان ہوتے اور پھر اس سبب سے چھے اور قادیانیوں کے قبولِ اسلام سے ربوہ کے اعلیٰ مرزائی حلقوں میں زبردست ردِ عمل ہوا ہے مرزائی وڈیروں کو اپنی حاکمیت ختم ہوتی نظر آرہی ہے اور ان میں سراسیمگی پیدا ہوگئی ہے۔ مولانا اللہ یار ارشد نے بتایا ہے کہ قادیانیوں نے گلشن آرا کو واپس ان کے حوالے

کر دینے کی صورت میں ساٹھ ہزار روپے کی پیش کش کی اور یہ رقم اپنے ایجنٹوں کے ہاتھ مسجد احرار بھجوادی لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہیں سخت ذلت اور نامرادی کا سامنا کرنا پڑا۔ مولانا اللہ یار ارشد نے کہا کہ قادیانی غنڈے اپنے گرگوں کے اشاروں پر اب اوچھے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں اور نومسلم خواتین اور مردوں کے درپے آزار ہیں۔ اس لئے انتظامیہ ان نومسلموں کو مکمل قانونی تحفظ فراہم کر کے اپنی فرض شناسی کا ثبوت مہیا کرے۔

سرکردہ قادیانی لیڈر کی نوجوان نواسی کے مسلمان ہونے پر چھ قادیانی زن و مرد مسلمان ہوئے۔ مرزائی ۔ وڈیروں میں صفِ ماتم

محاسبۂ مرزائیت کے سلسلہ میں مجلس احرارِ اسلام کی دوسری بڑی تازہ کامیابی مرزائی روزنامہ "الفضل" پر پابندی لگنا ہے۔ مرزائی روزنامہ "الفضل" پر اس سے پہلے بھی بارہا پابندیاں لگتی رہی ہیں۔ لیکن اپنی "مرزاہٹ" کی وجہ سے یہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز، دلآزار اور غیر قانونی مواد کی اشاعت سے باز نہیں آتا۔ "الفضل" کی مسلسل مجرمانہ حرکتوں پر مولانا اللہ یار ارشد کے شدید احتجاج پر ۱۱ رجون کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ مسٹر محمد اطہر طاہر نے دو ماہ کے لئے اس پر پابندی لگادی ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے حکمنامے میں "الفضل" پر پابندی کو فوری اور ناگزیر ضرورت قرار دیا ہے یوں مسلمانوں کی طرف سے اس کی ارتدادی کارروائیوں کی شکایات کو بجا اور جائز تسلیم کرلیا گیا ہے۔

"الدجل" کی مکار صحافت آئے روز اصول و قانون اور دین و اخلاق سے جو سنگین استہزاء روا رکھتی ہے، اس کے جواب میں حالیہ پابندی کا اقدام، مرزائی دجالوں کے منہ پر زبردست طمانچہ ہے۔ احرار کی اس کامیابی پر مقامی مسلمانوں میں اطمینان کی لہر دوڑ گئی ہے اور ماحول میں اس کے خوشگوار اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔

مولانا غلام محی الدین صدیقی کا سانحۂ ارتحال

دارالعلوم ختم نبوت چیچہ وطنی کے سابق صدر مدرس حضرت مولانا غلام الدمحی الدین صدیقی گذشتہ ماہ بہاولپور میں انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مولانا ایک ممتاز عالمِ دین تھے اور مجلس احرارِ اسلام سے وابستہ تھے۔ وہ چیچہ وطنی میں جماعت کے مرکز دارالعلوم ختمِ نبوت میں بھی صدر مدرس رہے۔ ان دنوں وہ اشرف شوگر ملز (اشرف آباد) بہاولپور کی مسجد میں خطیب تھے۔ مولانا ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ شوگر اور فالج ہی مرض الموت ثابت ہوئے، مرحوم ایک ہنس مکھ، مخلص، بہادر اور انتھک دینی کارکن تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی خدمات اور حسنات کو قبول فرما کر مغفرت کا ذریعہ بنائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے (آمین)